اس شرط پر قرض دینا کہ مقروض اسے مارکیٹ سے کم ریٹ پر اشیاء بیچے گا

ریفرنس نمبر pin6653 تاریخ 25-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے عمرو سے کہا کہ مجھے کاروبار کے لیے رقم چاہیے، اس رقم سے کاروبار کرنے کی وجہ سے مجھے بھی فائدہ ہو گا اور آپ کو بھی فائدہ دوں گا۔ عمرو نے کہا کہ مجھے کیا فائدہ ہو گا؟ زید نے کہا کہ میں اس رقم سے اپنا کاروبار کروں گا اور آپ کو فائدہ یہ ہو گا کہ میں آپ کو ہر ماہ ایک ہزار تولہ چاندی بیچوں گا اور اس کا ریٹ فی تولہ مارکیٹ سے 80 روپے کم ہو گا اور اگر کسی ماہ چاندی نہ بیچ سکا، تو اس سے اگلے ماہ پچھلا وزن بھی پورا کروں گا اور فی تولہ مارکیٹ سے 80 روپے کمی کے بجائے 160 روپے کمی کے ساتھ بیچوں گا۔ یونہی جب تک آپ کو رقم واپس نہیں کر دیتا، اس وقت تک اسی طرح مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر چاندی بیچتا رہوں گا۔ یاد رہے کہ زید عمرو کی رقم سے جو کاروبار کرے گا، اس کاروبار کے ساتھ عمرو کا کوئی تعلق نہیں ہو گا، اس میں نفع ہو یا نقصان، بہر صورت زید بعد میں عمرو کو اس کی پوری رقم واپس کرے گا۔ براہِ کرم شرعی رہنمائی فرمائیں کہ زید اور عمرو کے مابین طے پانے والا مذکورہ معاہدہ شرعا درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں زید کا عمرو کے ساتھ یوں معاہدہ کرنا کہ جب تک وہ عمرو کی رقم واپس نہیں کرے گا، اس وقت تک اسے مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر چاندی بیچتا رہے گا، تو یہ شرعاً درست نہیں، بلکہ سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ تفصیل اس کی کچھ اس طرح ہے کہ زید عمرو سے اپنا کاروبار کرنے کے لیے جو رقم لے رہا ہے، اس کی شرعی حیثیت قرض کی ہے، کیونکہ ان دونوں کے درمیان یہ طے ہے کہ زید جتنی رقم لے رہا ہے، اتنی ہی

بعد میں واپس کرے گا، خواہ اسے اپنے کاروبار میں نفع ہو یا نقصان اور قرض کی حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی کو کوئی چیز اس لیے دی جائے کہ بعد میں وہ اس کی مثل واپس کرے، لہذا زید کے پاس یہ رقم قرض ہے اور قرض پر مشروط نفع کا لین دین سود ہوتا ہے۔ اب پوچھی گئی صورت میں بھی عمرو کو یہ نفع مل رہا ہے کہ اسے چاندی مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر مل رہی ہے اور قیمت کم ہونے کی یہ منفعت اسی قرض کی وجہ سے ہے، لہذا یہ بھی سود ہے اور سود کا لین دین اور اس کا معاہدہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

قرض کی تعریف کے بارے میں تنویر الابصار میں ہے: "عقد مخصوص یرد علی دفع مال مثلی لآخر، لیرد مثلہ" ترجمہ: مخصوص عقد جو دوسرے کو مثلی مال دینے پر وارد ہو، تاکہ وہ (بعد میں) اس کی مثل واپس کرے۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد 7، صفحہ 406 تا 407، مطبوعہ پشاور)

قرض پر مشروط نفع سود ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کل قرض جر منفعۃ فھو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض، جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔ (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 238، مطبوعہ بیروت)

اور علامہ ابو الحسن علی بن الحسین السغدی رحمۃ اللہ علیہ قرض سے نفع اٹھانے کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "والآخر ان یجر الی نفسہ منفعۃ بذلک القرض او تجر الیہ وھو ان یبیعہ المستقرض شیئا بارخص مما یباع او یؤجرہ او یھبہ ھبۃ او یضیفہ او یتصدق علیہ بصدقۃ او یعمل لہ عملا یعینہ علی امورہ او یعیرہ عاریۃ او یشتری منہ شیئا باغلی مما یشتری او یستاجر اجارۃ باکثر مما یستاجر ونحوھا ولو لم یکن ذلک (ھذا) القرض لما کان (ذلک) الفعل فان ذلک ربا" ترجمہ: اور (قرض دے کر اس پر نفع حاصل کرنے کی) دوسری صورت یہ ہے کہ قرض دینے والا اس قرض کی وجہ سے خود کوئی منفعت حاصل کرے یا اسے کوئی منفعت دی جائے اور وہ اس طرح کہ قرض لینے والا قرض دینے والے کو کوئی چیز اُس قیمت سے کم قیمت پر بیچے گا، جتنے کی وہ (عام طور پر) بیچی جاتی ہے یا اسے کوئی چیز (کم اجرت کے بدلے میں) کرائے پر دے گا یا کوئی چیز تحفۃً دے گا یا اس کی مہمان نوازی کرے گا یا اس پر کوئی چیز صدقہ کرے گا یا اس کے لیے کوئی ایسا کام

کرے گا، جو اس کے معاملات میں معاون ثابت ہو یا اسے کوئی چیز عاریۃً دے گا یا اس سے کوئی چیز اس قیمت سے کم قیمت پر خریدے گا، جتنے کی (عام طور) پر خریدی جاتی ہے یا اسے اس تنخواہ سے زیادہ پر ملازم رکھے گا جتنے پر (عام طور پر) ملازم رکھا جاتا ہے اور اس جیسی دیگر مثالیں، حالانکہ اگر اس قرض کا لین دین نہ ہوتا، تو اس طرح کا معاملہ نہ ہوتا، پس بیشک یہ تمام صورتیں سود کی ہیں۔

(النتف فی الفتاوی للسغدی، انواع الربا، الربا فی القروض، صفحہ296، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور سود کی حرمت کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے، مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو، یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔

(پارہ3، سورۃ البقرہ، آیت275)

اور حدیثِ پاک میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اکل الربو و موکلہ و کاتبہ و شاھدیہ و قال: ھم سواء“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی کتابت کرنے والے اور اس پر گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا یہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں۔

(صحیح مسلم، جلد2، صفحہ27، مطبوعہ کراچی)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سود کا ایک حبہ لینا حرام قطعی کہ سود لینے والے پر اللہ و رسول کی لعنت ہے، صحیح حدیثوں میں فرمایا: ”الربا ثلثة و سبعون حوباً ایسرھن کان یقع الرجل علی امہ “یعنی سود کھانا تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے، جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ391تا392، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جس طرح سود لینا حرام ہے، اسی طرح دینا بھی حرام ہے۔ چنانچہ الاشباہ والنظائر میں ہے: ”ما حرم اخذہ، حرم اعطاؤہ، کالربا“ ترجمہ: جس کا لینا حرام ہے، اس کا دینا بھی حرام ہے، جیسے سود۔

(الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدۃ الرابعۃ عشرۃ، صفحہ 155، مطبوعہ کراچی)

اور سودی معاہدہ کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سودی دستاویز لکھنا سود کا معاہدہ کرنا ہے اور وہ بھی حرام ہے۔۔جب اس کا تمسک موجبِ لعنت اور سود کھانے کے برابر ہے، تو خود اس کا معاہدہ کرنا کس درجہ خبیث وبدتر ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 546، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

11 جمادی الثانی 1442ھ 25 جنوری 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے